REGD. L. No 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

۲ ذوالحجہ ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ آنہ

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۹ ہجرت ۱۳۳۹ ہش ۲۹ مئی ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۲۱

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
## کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۸ مئی بوقت سوا دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کو ضعف اور بے چینی کی شکایت رہی رات نیند آگئی — اس وقت عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب خشوع و خضوع سے حضور کی کامل و عاجل صحت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

## حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۸ مئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت گردے اور پیشاب کی تکلیف کے باعث ناساز ہے گو دیگر عوارض میں پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

# ”یوم خلافت“ کی تقریب پر ربوہ میں عظیم الشان جلسے کا انعقاد

## خلافت کی ضرورت اسکی اہمیت اور برکات پر علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ۔ مورخہ ۲۷ مئی کو یعنی جس روز آج سے ۵۲ سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کے خلیفہ اوّل منتخب ہونے پر خدائی وعدے اور حضور علیہ السلام کی وصیت کے عین مطابق جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کا قیام عمل میں آیا تھا، ربوہ میں ”یوم خلافت“ کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی۔ اس روز لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام صبح سات بجے مسجد مبارک میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں صدارت کے فرائض مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ادا کئے۔ جلسہ میں علماء سلسلہ نے خلافت کی ضرورت و اہمیت، اس کی نوعیت اور عظیم الشان برکات پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔ اور اس امر کو بڑی خوبی اور عمدگی سے واضح کیا کہ اسلام کے دنیا میں غالب آنے کے لئے نظام خلافت کا جو خالصۃً ایک روحانی نظام ہے قائم و دائم رہنا اور افراد جماعت کا نسلاً بعد نسلٍ اس نظام سے وابستہ رہ کر کامل اطاعت کا نمونہ پیش کرتے ہوئے دین کی راہ میں قربانیاں کرتے چلے جانا از بس ضروری ہے کیونکہ دین کا استحکام اور خلافت کا نظام لازم و ملزوم ہیں

جلسے کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہُوا جو مکرم منصور احمد صاحب انڈونیشین نے کی بعد ازاں سب سے پہلے مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے قرآن مجید اور احادیث نبوی کی روشنی میں خلافت کی ضرورت و اہمیت اس کی روحانی نوعیت اور عظیم الشان برکات پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی اور آیت استخلاف کی تفسیر بیان کرتے ہوئے واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ نے دین کے استحکام کو خلافت کے ساتھ وابستہ فرمایا ہے۔ وہ اپنے خلفاء کو جنہیں وہ افراد کو انتخاب کا حق دے کر خود اس منصب پر فائز کرتا ہے قدم قدم پر تائید و نصرت فرماتا ہے اور ان کے ذریعہ دین کو وہ تمکنت بخشتا ہے کہ جو اپنی ذات میں ایک نشان ہوتی ہے اس کے ثبوت میں آپ نے خلافت ثانیہ کے عظیم الشان کارناموں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ کس طرح آج ہم ہی نہیں بلکہ ایک دنیا ان کارناموں اور ان کے نتیجے میں رونما ہونے والی تمکنت دین کی معترف ہے۔

آپ کے بعد مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے نے خلافت احمدیہ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پر ایک پُر مغز تقریر فرمائی جس میں آپ نے حضور علیہ السلام کی تصانیف میں سے بعض صاف اور واضح عبارتیں پیش کر کے ثابت کیا کہ حضور علیہ السلام نے اس امر کی پہلے سے خبر دے دی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی وفات کے بعد جماعت میں سلسلہ خلافت کو

(باقی صفحہ ۸ پر)

## محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت

لاہور ۲۶ مئی۔ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ:۔ Heat Stroke کی جو تکلیف ہو گئی تھی اس کو تو اب آرام ہے۔ مگر ریڑھ کی ہڈی کی تکلیف اور گھبراہٹ اور بے چینی میں کوئی خاص فرق نہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

# ترکیہ میں فوج نے حکومت کا تختہ اُلٹ دیا

## صدر بایار، وزیر اعظم میندریز اور کئی دوسرے اعلیٰ حکام گرفتار

انقرہ ۲۸ مئی۔ حکومت کے خلاف کئی ہفتوں کے فسادات اور روز افزوں بے چینی کے بعد ترکیہ کی مسلح افواج نے پرسوں آدھی رات کو کسی خون خرابے کے بغیر حکومت کا انتظام خود سنبھال لیا اور بری فوج کے سابق کمانڈر انچیف جنرل جمال گرسل کو قومی اتحاد کمیٹی کا سربراہ مقرر کر دیا۔ صدر جلال بایار وزیر اعظم عدنان میندریز، کابینہ کے ارکان، چیف آف جنرل سٹاف، فوج اور پولیس کے سربراہ، علاقائی گورنر، لیفٹیننٹ گورنر اور پارلیمنٹ کے کئی موجودہ سابق ارکان حراست میں لے لئے گئے ہیں قومی اتحاد کمیٹی نے ریڈیو پر اعلان کیا ہے کہ اس نے اقتدار اس لئے سنبھالا ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو ملک میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کرائے جائیں — کمیٹی نے تمام سیاسی جماعتوں کی سرگرمیوں

(باقی ص ۸ پر)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۶۰ء

# ہمارا خدا زندہ ہے اور زندہ رہیگا

(۲)

دراصل بات یہ ہے کہ بعض حالات کی وجہ سے مسلمانوں نے خلافت کو حکومت اور سیاست کے ساتھ لازم ملزوم کر دیا۔ حالانکہ آنحضرت صلعم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کو سیاست میں آگے آنا پڑا اول اس لئے کہ آپ کے مقابلہ میں لوگ تلوار سے اسلام کو مٹانا چاہتے تھے دوئم اسلئے کہ آنحضرت صلعم پر چونکہ اکمال دین ہو چکا تھا اسلئے ضروری تھا کہ آنحضرت صلعم حکومت اور سیاست کے متعلق بھی دنیا کے سامنے صحیح نمونہ پیش فرماتے اور آپ کے عین بعد خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے لئے بھی ضروری تھا کہ وہ ان دونوں باتوں میں اسوقت تک آنحضرت صلعم کا تتبع کرتے جب تک اسلام کے لئے مخالفین کی طرف سے تلوار کا خطرہ بالکل نہ مٹ جاتا اور سیاست کے لئے آنحضرت صلعم کا نمونہ واضح نہ ہو جاتا بعد کے مسلمانوں سے یہ غلطی سرزد ہوئی کہ انہوں نے خلافت اور حکومت کو لازم ملزوم سمجھ لیا اور جو شخص طاقت سے برسر اقتدار آیا وہ خلافت کو بھی اپنا حق سمجھتا خواہ دینی لحاظ سے وہ کتنا ہی اسکے نا اہل ہوتا۔ اس طرح خلافت کی وہ تمام برکات ختم ہو گئیں جو اس کے ساتھ وابستہ تھیں اور اللہ تعالےٰ نے احیاء تجدید اسلام کے لئے مجددین کا سلسلہ قائم رکھا جن کو دراصل حقیقی اسلامی خلیفہ کہنا چاہئے۔ مگر چونکہ اس نام پر بادشاہوں نے قبضہ کر لیا ہوا تھا اس لئے مجددین نے اس کو اختیار کرنا مناسب نہ سمجھا۔ کیونکہ اس سے ملکی امن پر اثر پڑنے کا احتمال تھا۔ ۱۹۲۴ء میں جب ترکوں نے خلافت کو چھوڑنے کا اعلان کیا تو علامہ اقبال مرحوم نے ایک نظم میں فرمایا ؎

چاک کر دی ترک ناداں نے خلافت کی قبا
سادگی مسلم کی دیکھ اوروں کی عیاری بھی دیکھ

اس کے علاوہ بھی خاص کر برصغیر ہند کے مسلمانوں نے اسوقت خلافت کمیٹیاں بنائیں اور بہت ہنگامہ آرائی ہوئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ ترکوں نے یہ خلافت آخری عباسی خلیفہ سے جو اس وقت مصر میں تاج و تخت سے عاری تھا مانگ لی تھی یا یوں کہنا چاہیئے کہ بالجبر چھین لی تھی ترکوں نے اس کا ایک وقت تک بہت فائدہ اٹھایا اور وہ خلافت کی وجہ سے بھی تمام اسلامی دنیا پر فائق حکومت قائم کرنے میں بڑی حد تک کامیاب ہوئے مگر اس سے تبلیغ و اشاعت اسلام کو چنداں فائدہ نہیں ہوا تاہم ترکی خلافت کا وقار بھی اس وقت تک قائم رہا جب تک وہ فوجی اور سیاسی لحاظ سے دنیا میں فائق رہے۔ جونہی ان کی سیاسی قوت ضعیف ہوئی خود مسلمانوں نے ترکی خلافت سے بغاوت کر کے اپنی اپنی الگ سلطنتیں قائم کر لیں۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بعد سوا حضرت عمر بن عبدالعزیز رح کے جو پہلی صدی کے مجدد بھی تھے خلافت راشدہ کبھی قائم نہیں ہوئی اور وہ بادشاہوں کے لئے مشق درست بروینی رہی۔ اس لئے اسکو خلافت کہنا صحیح نہیں ہے۔ اور جیسا کہ اس پر سب کو اتفاق ہے یہ صرف بادشاہی ہی رہی ہے۔ اور بعد میں کوئی حکمران ایسا نہیں ہوا جس کو تمام دنیا کے مسلمانوں نے متفقہ طور پر اپنا خلیفہ مان لیا ہو۔

تاریخ اسلام کے ان حالات کی خبر آنحضرت صلعم کی حدیث میں بھی نہایت وضاحت سے دی گئی ہے۔ جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ خلافت علی منہاج نبوت کے بعد بادشاہی قائم ہوگی اور پھر جبر کی حکومت ہوگی اور اسکے بعد پھر خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی۔ اس حدیث میں ضمناً یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ سیاست اور حکومت خلافت کا لازمہ نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث میں خلافت راشدہ کے الفاظ نہیں بلکہ خلافت علی منہاج نبوت کے الفاظ ہیں اور ظاہر ہے کہ ہر نبی لازماً ملکی حکمران نہیں ہوا۔ بلکہ اکثر انبیاء علیہم السلام صرف جمالی شان رکھتے تھے۔ جلالی شان حالات کے مطابق صرف چند انبیاء علیہم السلام کا ہی خاصہ رہا ہے۔ آنحضرت صلعم چونکہ خاتم النبیین ہیں۔ اسلئے آپ کو جمالی اور جلالی دونوں شانوں کا اکمال عطا ہوا ہے۔ تا، بعد آنے والوں کے لئے ایک کامل نمونہ ہوں۔ اس طرح اگرچہ عہد نبوی اور عہد خلفائے راشدین رض اسلامی حکومتوں کے لئے بھی واضح نمونہ ہیں لیکن خلافت علی منہاج نبوت کے ساتھ حکومت ملکی لازم ملزوم نہیں ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کسی مستقبل زمانے میں جب ساری دنیا پر اسلام ہی اسلام ہو جائے۔ خلافت اور حکومت مجتمع ہو جائیں لیکن موجودہ نیشنلزم کے زمانہ میں ایسا ممکن نظر نہیں آتا۔ ایسی کوششیں ناکام ثابت ہو چکی ہیں۔ تاہم اس زمانہ میں تجدید و احیائے اسلام کا معاملہ نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اسلئے ہم علی وجہ البصیرت ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خلافت علی منہاج نبوت کے دوبارہ قیام کا وعدہ پورا کر دیا ہے اور سیاست سے اسکو علیحدہ رکھا ہے تاکہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی مہم میں ناحق الجھنیں نہ پیدا ہوں

---

# زندگی کا کچھ نہ کچھ مقصود ہونا چاہیئے

کہہ رہا ہے خود زمانہ یہ زبانِ حال سے
آج کوئی مصلحِ موعود ہونا چاہیئے

اہتمامِ خلق کا ہے بس یہی ایک مُدّعا
ارتباطِ ساجد و مسجود ہونا چاہیئے

آؤ کوئی رنگ بھر لیں خاکۂ ہستی میں ہم
زندگی کا کچھ نہ کچھ مقصود ہونا چاہیئے

بے سبب تو ہو نہیں سکتا نیازِ بندگی
کوئی نازِ بزمِ ہست و بُود ہونا چاہیئے

ہو گئی رخصت چمن سے کہہ کے یہ بادِ سحر
آدمی کا ظرف لامحدود ہونا چاہیئے

عبدالسلام اختر

---

# قربانی کرنیوالے اصحاب توجہ فرمائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

اب عید الاضحیٰ بہت قریب آ گئی ہے۔ جو احباب اپنی جگہ قربانی نہ کروا سکتے ہوں اور میرے دفتر کے ذریعہ قربانی کروانا چاہتے ہوں۔ وہ بہت جلد اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں اور ساتھ ہی تیس یا پینتیس روپے، جیسی بھی توفیق ہو، میرے دفتر میں بھجوا دیں۔ اب چونکہ گرانی زیادہ ہو گئی ہے اس لئے لازماً قربانی کے جانوروں کی قیمت بھی بڑھ گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ قربانی کرنے والے دوستوں کی قربانی قبول فرمائے اور اسے ان کے لئے قرب الٰہی اور ترقی کا ذریعہ بنا دے۔ آمین یا ارحم الراحمین

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۰ مئی ۱۹۶۰ء)

---

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

# تفسیر قرآن کے اصول

— از محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل —

نوٹ: "یہ اصول بڑی وضاحت چاہتے ہیں اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے کسی فرصت کے وقت ہم اس کے لئے قلم اٹھائیں گے۔ اس وقت تو چند اشارے ہی عرض خدمت ہیں۔ جن کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب تفسیر کبیر اور ائمہ سابق کی تفسیروں نے ہماری راہ نمائی کی ہے فشکر اللہ سعیھم"۔

(۱) قرآن کریم صحیفۂ ہدایت۔ دستور زندگی اور دین کامل کی دستاویز ہے یہ انفرادی ہدایت کے لئے بھی ہے اور اجتماعی ہدایت کے لئے بھی۔ اس لئے اس کی صحیح تر اور بہترین تفسیر وہی ہو سکتی ہے۔ جس کے ذریعہ انسان منزل مقصود کو پالے۔ اس کے مقاصد پورے ہو جائیں اللہ تعالےٰ کی رضا کامیابی اور اطمینان کی زندگی اسے حاصل ہو جائے

(۲) قرآن کریم کو سمجھنے اور اس کے مضامین پر غور کرنے کے دو مقصد ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ انسان کا مطالعہ قرآن بالکل ذاتی اور نجی ہو۔ اور وہ دیکھنا چاہے کہ قرآن حمید اسے کیا کہتا ہے۔ اس کی ضرورتیں اس سے کس حد تک پوری ہو سکتی ہیں۔ اور اس کی مشکلات کا اس نے کیا حل تجویز کیا ہے۔ اس نجی فکر کے صحیح ہونے کا مدار اس کی اپنی قلبی کیفیات پر ہے۔ اگر اس نے اپنے لئے مقصد ہدایت کو پالیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کا وصال اسے حاصل ہو گیا ہے۔ تو وہ کہہ سکے گا کہ اس کے یہ نتائج اس کی ذات کی حد تک صحیح ہیں۔ کیونکہ اسے اپنی بیماری کا علاج مل گیا۔ اور شمس ہدایت کی کرنیں اس کے تاریک باطن کو منور کرنے لگی ہیں۔

دوسرے نمبر پر مطالعہ قرآن کا یہ مقصد ہو سکتا ہے کہ انسان دوسرے لوگوں کو بتائے کہ اس نے قرآن کریم کو کس طرح سمجھا ہے۔ اس کے نزدیک قرآن کے بیان کردہ حقائق کیا ہیں۔ اور لوگوں کے لئے وہ کیا راہ ہدایت متعین کرتا ہے۔ یہ بیان کردہ مطالب صحیح بھی ہو سکتے ہیں۔ اور ان کے بعض حصے دوسروں کے لئے محل نظر بھی قرار پا سکتے ہیں۔ اور ایک سمجھدار انسان کو اسی نقطہ نظر سے مفسرین کی آراء کو زیر مطالعہ لانا چاہیئے۔

(۳) قرآن کریم کتاب دینیات ہے اس لئے اس کے جملہ مضامین کا مرکزی نقطہ دین و ہدایت ہی ہے۔ ہر آیت دین ہی کے کسی پہلو پر روشنی ڈالتی ہے۔ خواہ اس میں الٰہیات کے کسی مسئلہ کو بیان کیا گیا ہو۔ یا آسمان و زمین کی کسی حقیقت کو واشگاف کیا گیا ہو۔ تاریخ کا کوئی مسئلہ ہو۔ یا انسانی تمدن و معاشرت کا کوئی اصول بلحاظ فن کے قرآن نے اس پر بحث نہیں کی۔ بلکہ بلحاظ ایک دینی حقیقت کے اس کی طرف اشارے کئے ہیں۔ لہٰذا آیات کی تفسیر میں اس حقیقت کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ ورنہ نتائج کی یہ تفسیری دستاویز کسی مخصوص فن کی کتاب تو ہو گی قرآن کریم کی تفسیر کہلانے کی مستحق نہ ہو گی

(۴) اللہ تعالےٰ نے انسان کو قوت ادراک عطا کی ہے۔ وہ غور و فکر کی دولت سے مالا مال ہے عقل کی راہ نمائی اسے حاصل ہے۔ جس کے ذریعہ وہ بہت سی صداقتوں تک پہنچ سکتا ہے۔ صواب و خطا میں تمیز کر سکتا ہے۔ لیکن یہ انکشافات قرآنی ہدایت اسی وقت کہلائیں گے۔ جبکہ قرآن کریم کے ذریعہ ان کا علم حاصل ہو۔ اس کے بعد ہی ان سے وہ برکات ظاہر ہوں گی۔ جن کا قرآن کریم ضامن ہے۔ دنیا والے ایک حقیقت کو پا لیتے ہیں۔ اور قرآن کریم نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اب یہ امر اس حد تک تو صحیح ہے کہ ایک حقیقت کو جسے دنیا نے آج جانا ہے۔ قرآن نے صدیوں پہلے اس کی طرف اشارہ کر دیا تھا۔ لیکن قرآن نے جس غرض اور جس نقطۂ نظر سے اس حقیقت کو بیان کیا ہے۔ وہ اسی وقت پوری ہو گی۔ جبکہ قرآنی غرض کے مطابق اس حقیقت کو زیر بحث لایا جائے۔ اور اس صورت ہی میں وہ حقیقت سامان خیر و برکت ہو گی۔ دنیا میں تعمیر و ترقی کا ذریعہ بنے گی۔ ورنہ تباہی و بربادی انتشار و تخریب کے اسباب میں ایک نئے سبب کے اضافہ سے زیادہ اس کی کچھ حیثیت نہیں ہو گی۔ تفسیر قرآن میں اس حقیقت کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے

(۵) غور و فکر پر نقطۂ نظر کا بڑا گہرا اثر پڑتا ہے۔ جس نقطۂ نظر جس نیت و ارادہ سے کسی امر پر غور کیا جائے۔ نتائج اس سے لازمی طور پر متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے قرآن کریم پر غور کرتے وقت صاف دل نیک ارادہ اور طالب ہدایت ہونا ضروری ہے۔ فکر و نظر کے وقت انسان قبول ہدایت کے لئے پوری طرح تیار ہو۔ اس ارادہ میں کوئی نظریہ کوئی تعصب۔ کوئی جانبداری کوئی برائی کسی بھی لحاظ سے اس کے سامنے حائل نہ ہو قرآن کریم کی ان آیات میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ان فی ذلک لذکریٰ لمن کان لہ قلب اوالقی السمع وھو شھید (ق ۳۸)

"یقیناً اس میں عظیم حقیقتوں کی نشاندہی ہے۔ ایسے شخص کے لئے جو مائل الی الحق دل رکھتا ہے اس بیان پر کان دھرتا ہے اور حاضر دماغ ہے"۔

اما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ (آل عمران ۸)

لیکن ایسے لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے۔ وہ ایسی باتوں کے پیچھے پڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جن میں معنوی تشابہ کی گنجائش ہے۔ اور ایسا کرنے سے ان کا مقصد فتنہ انگیزی اور حسب خواہش مطلب برآری ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ہدایت سے محروم رہتے ہیں"۔

کذالک یطبع اللہ علیٰ کل قلب متکبر جبار (المؤمن ۳۶)

"اور ایسے ہر اکڑباز ہدایت پر ناک بھوں چڑھانے والے خودسر پر حق سے محرومی کی مہر لگا کر دی جاتی ہے"۔

الم تر الی الذی حاج ابراھیم فی ربہ ان اتاہ اللہ الملک اذ قال ابراھیم ربی الذی یحی ویمیت ...... الآیہ (البقرہ ۲۵۹)

"کیا تو نے ایسے ہی ایک متکبر کی طرف نہیں دیکھا۔ جو صرف اس گھمنڈ میں کہ خدا نے اسے حکومت دی تھی۔ ابراہیم سے اس کے رب کے بارہ میں الجھ پڑا۔ اور ابراہیم کے پیش کردہ دلائل کے سامنے عاجز آجانے اور ان کی چمک سے بکا بکا رہ جانے کے باوجود تکبر کی وجہ سے قبول حق کی سعادت سے محروم ہو گیا"۔

جس طرح ہر اہم حقیقت کا ابتدائی تصور بالکل سادہ اور آسان ہوتا ہے۔ اسی طرح آسمانی ہدایت بھی سادہ اور آسان ہے۔ جو شخص بھی دانستہ لاپرواہی۔ بے رخی بے جا ضد۔ اور بلا وجہ تعصب کے گند سے اپنی تختیٔ دل کو صاف کرے گا۔ اور ہدایت کا طالب ہو گا۔ وہ قرآنی صداقتوں اور اس کی ابتدائی ہدایتوں کو پالے گا۔ اور ان کے معلوم کرنے میں اسے کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔ اور اس طرح اس کے لئے آئندہ ترقی کی راہیں کھلنے کے امکانات روشن ہو جائیں گے پس اس لحاظ سے قرآن کریم ایک بالکل سادہ اور آسان کتاب ہے لیکن جیسا کہ ظاہر ہے کسی حقیقت کا علم جوں جوں ترقی کرتا جاتا ہے۔ اس میں گہرائی اور وسعت آتی جاتی ہے۔ بالکل یہی حال قرآنی ہدایتوں کا ہے اور ظاہر ہے کہ بلند درجات کو حاصل کرنے کے لئے بلند قابلیتوں کی بھی ضرورت پڑتی ہے اِنہی حقائق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

الٓمٓ ذالک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین (البقرہ ۲-۳)

"یہ ایک کامل کتاب ہے جو شک سے پاک ہے۔ اور اپنے باطن کو کجی سے پاک رکھنے والوں کے لئے سرچشمۂ ہدایت ہے"

ولقد یسرنا القراٰن للذکر فھل من مدکر (القمر ۱۸)

"ہم نے اس قرآن کو عمل کی خاطر نصیحت آموزی کے لئے آسان کر دیا ہے پس ہے کوئی عملی فائدہ اٹھانے والا"۔

ظاہری اعمال اور اخلاق و عادات کی پاکیزگی بھی ایک ضروری شرط ہے۔ قرآنی معارف و حقائق اور باطنی انکشافات اس کے

بغیر ممکن نہیں ۔ خداوند تعالےٰ انہیں پر اپنے کلام کی گرہیں کھولتا ہے جو اس کی طرف جھکتے ہیں اور پاک باطن رہنے کی کوشش کرتے ہیں فرمایا

لا یمسہ الا المطھرون

نیک اور پاک لوگ ہی اس تک پہنچ رکھتے ہیں ناپاک تو اسے چھو بھی نہیں سکتے چہ جائیکہ کہ وہ اس کی گہرائیوں میں غوطہ لگانے کی جرأت کر سکیں ۔

۸ ۔ معارف قرآن معلوم کرنے کی جستجوئے صادق ہو اس راہ میں تحقیق اور محنت کا حق ادا کیا جائے تب ہی اس کے لئے مخفی ہدایت کی راہیں کھولی جائیں گی جیسے فرمایا ۔

"ووجدک ضالا فھدیٰ"
(الضحیٰ ۸)

"اور تجھے اس نے سر چشمہ ہدایت کا شدید مشتاق پایا سو اس نے اس کی طرف تیری رہنمائی کی ۔۔۔"

"الم نشرح لک صدرک
ووضعنا عنک وزرک الذی
انقض ظھرک ورفعنا لک
ذکرک فان مع العسر
یسرا ان مع العسر یسرا"
(الم نشرح ۲ ۔ ۶)

کیا ہم نے تیرے سینے کو حقائق عالم کے لئے کھول نہیں دیا اور تجھ سے ذمہ داریوں کا وہ بوجھ اتار دیا جس نے تیری پیٹھ دوہری کر رکھی تھی اور ہم نے تیرے ذکر کو بلند کیا کیونکہ مشکلات کا پامردی سے سامنا کرنا ممانیوں اور کامیابیوں کا پیش خیمہ ہے بلند مقصد کے لئے عسر کے ساتھ یسر لازم ہے ۔" ؎

۹ ۔ آنکھ ۔ کان ۔ دل ۔ دماغ ۔ ذوق ۔ وجدان ۔ ادراک ۔ تعقل اور قوائے عملیہ ہدایت کے ابتدائی درجے ہیں اور ان کی حیثیت بیج کی ہے ۔ وحی الٰہی انہی کو نشوونما دیتی ہے انکی رکھوالی کرتی ہے اور بالآخر اس باغ انسانی کو بہارستان میں تبدیل کر دیتی ہے ۔ مثلاً فرمایا ۔

حاشیہ ؎ الذی قدر فھدیٰ (الاعلیٰ)
(۱) "وہ خدا جس نے انسان کی ضرورتوں کا پورا پورا لحاظ رکھا اور پھر اس کے مطابق سامان ہدایت مہیا کئے"

؎ فالھمھا فجورھا
وتقوٰھا (الشمس)
(ب) "اس نے بدی اور نیکی دونوں اہیتوں سے فطرت انسانی کو بہرہ ور کیا" ؎

غرض ہدایت کوئی باہر کی چیز نہیں بلکہ یہ انہی قوتوں کی صحیح صحیح نشوونما کا نام ہے جو انسان کے اندر مخفی ہیں اور علم و حکمت کے انہی خزانوں کی نشاندہی ہے جن سے انسانی فطرت معمور ہے ۔ ضرورت اس آسمانی پانی کی ہوتی ہے جو اس باغ فطرت کو سرسبز و شاداب بنا دیتا ہے اور جس کے ذریعہ مناظر حسن کا چپہ چپہ رشک جناں بن جاتا ہے پس تفسیر قرآن میں فطرت انسانی سے باہر دیکھنا اور اس حسن دلربا سے آنکھیں پھیر کر ما فوق البشر تصورات کی دنیا میں گھومنا نزول وحی کی حکمت سے ناواقفیت کی دلیل ہے ۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ انسان کتاب الٰہی کی صحیح تفسیر سے دور جا پڑے گا ۔

۱۰ ۔ قرآن پاک کا ایک مقصد ہے اور وہ ہے تعمیر حیات ۔ محبت الٰہی ۔ ایمان باللہ ۔ تزکیہ نفس گداز باطنی اور لطیف احساسات اس مقصد کو قرآن کریم کہیں بھی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہونے دیتا ۔ گھوم پھر کر ادھر ہی اس کا رخ رہتا ہے تعریف آیات کا یہی مطلب ہے اور اسی کی طرف اشارہ فرمایا

"کذالک نصرف الایات
لقوم یشکرون"
(الاعراف ۵۹)

(۱) "ہم اسی طرح قدر کرنے والے شکر گزاروں کے لئے پھیر پھیر کر مختلف انداز بیان سے آیات کا ذکر کرتے ہیں تاکہ ان پر کوئی پہلو مخفی نہ رہے ۔" ؎

۱۱ ۔ مادی غلبہ کے نتیجہ میں عقل انسانی جب راہ ہدایت سے بھٹک جاتی ہے اور قرآنی مطالب سے دور جا پڑتی ہے تو اللہ تعالےٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ قرآن کریم کو دوبارہ ثریا سے واپس لاتا ہے اور وہ پھر سے انسانی عقول کی پہنچ کے قریب آ جاتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ کے یہ بندے اپنے اپنے وقت پر آتے ہیں ۔ مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہوتے ہیں اور مامور من اللہ کا خطاب پاتے ہیں ۔ قرآن کریم کی معنوی حفاظت کا یہ ایک خاص انتظام ہے ۔ جو صرف اس کے لئے مختص ہوا ۔ اور اس کے زندہ کتاب ہونے کا ثبوت ٹھہرا ۔ اللہ تعالےٰ نے حفاظت کے اسی سامان کی طرف اس آیت میں اشارہ فرمایا ۔

حاشیہ ؎ "انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون"

"ہم نے یہ ذکر (قرآن) اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے ۔" ؎

——— (باقی) ———

# مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب کا مشرقی پاکستان میں ورود

## مختلف مقامات پر اہم تقاریر

مورخہ ۱۱ رمئی ۱۹۶۰ء بروز بدھ مولانا ابوالعطاء صاحب ۔ فاضل مشرقی پاکستان کے دورہ کے سلسلہ میں چٹاگانگ سے برہمن بڑیہ تشریف لائے ۔ آپ کے ہمراہ محترم جناب شمس الرحمٰن صاحب بار ایٹ لاء بھی تھے ۔ ریلوے اسٹیشن پر مقامی جماعت کے دوستوں نے آپ کا استقبال کیا ۔ یہاں کچھ عرصہ قیام کے بعد آپ برہمن بڑیہ کے مضافات میں انجمن احمدیہ ناروا تشریف لے گئے ۔ جہاں پر بعد نماز مغرب ایک جلسہ منعقد کیا گیا ۔ اس جلسہ میں جناب مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل مولوی شمس الرحمٰن صاحب بار ایٹ لاء ۔ ڈاکٹر انور حسین صاحب اور مولوی سلیم اللہ صاحب متعلم نے تقاریر کیں ۔ مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی تقریر کا بعد میں بنگلہ زبان میں ترجمہ کیا گیا ۔ یہ جلسہ گیارہ بجے شب تک جاری رہا ۔ دوسرے روز مولانا ابوالعطاء صاحب مع قافلہ ناروا سے برہمن بڑیہ تشریف لائے اور "مسجد المہدی" میں قیام فرمایا ۔ اس وقت شہر کے احمدی دوست اور بعض تعلیم یافتہ غیر احمدی اصحاب بھی مولانا صاحب سے ملاقات کرتے رہے ۔ بعد دوپہر ۴ بجے مقامی "نیو پبلک اسکوئر" میں ایک عظیم الشان جلسہ کا انتظام کیا گیا ۔ صدارت جناب شمس الرحمٰن صاحب بار ایٹ لاء نے فرمائی ۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ نے "اسلام ہی زندہ مذہب ہے" پر قریب ڈیڑھ گھنٹہ تک ایک عالمانہ تقریر فرمائی ۔ یہ تقریر مغرب تک جاری رہی ۔ تقریر سننے کے لئے دور دور سے احمدی اور غیر احمدی احباب تشریف لائے ہوئے تھے

بعد نماز مغرب خاکسار نے فاضل مقرر کی تقریر کا خلاصہ بنگالی زبان میں سنایا اس کے بعد صاحب صدر کی مختصر تقریر کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا ۔ خدا کے فضل سے یہ جلسہ بھی بہت ہی کامیاب رہا ۔ الحمد للہ

اس کے بعد مولانا موصوف "احمدی پاڑہ" پہونچے جہاں پر مقامی لجنہ اماء اللہ کی مستورات مولانا کا خطاب سننے کے لئے جمع تھیں ۔ بعد نماز عشاء (جو احمدی پاڑہ مسجد احمدیہ میں ادا کی گئی) مولانا ابوالعطاء صاحب نے مقامی احمدی خواتین سے خطاب فرمایا اور قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں اہلی اور خانگی زندگی کو اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالنے اور اپنی اولادوں کو دینی اور مذہبی رنگ میں رنگین کرکے اسلام اور احمدیت کی خدمت میں لگانے کی تلقین فرمائی ۔ یہ جلسہ بھی شب کے ۱۱ بجے بعد دعا اختتام پذیر ہوا الحمد للہ علیٰ ذالک ۔ (سید اعجاز احمد عفی عنہ مربی سلسلہ احمدیہ برہمن بڑیہ مشرقی پاکستان)

---

# فضل عمر ہسپتال کیلئے عطایا کی اپیل

از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کے فضل کے ساتھ ہسپتال کی عمارت کے تین بلاک مکمل ہو چکے ہیں اور اس کار خیر میں محض اسی کی توفیق سے بہت سے احباب نے حصہ لیا ہے فجزاہم اللہ احسن الجزاء ۔ مگر ابھی بہت سا ضروری حصہ قابل تعمیر ہے اور رقم بالکل ختم ہو چکی ہے اور دوستوں نے بھی اس خیراتی ادارہ کو بھلا دیا ہے ۔ اور قرآن کریم کے اس ارشاد کے پیش نظر کہ فذکر ان نفعت الذکرٰی" میں پھر احباب کو اس بھولے ہوئے خیراتی ادارہ کی یاد دلاتا ہوں یہ ان کے عطایا کا منتظر ہے آجکل زمیندار احباب کے گھروں میں فصل آرہی ہوگی وہ اس خیراتی ادارہ کو ضرور یاد رکھیں ۔ عطایا کی رقوم دفتر امانت میں مد تعمیر ہسپتال میں جمع فرما دیں ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل افیسر)

# خلافت اسلامی

(از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

(۵)

(۹)

خلیفہ چونکہ اپنا ذاتی کاروبار چھوڑ کر دین کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔ اور خلافت کے امور کو سرانجام دینے کی وجہ سے اس کے پاس اتنا وقت نہیں رہتا کہ وہ اپنا اور اپنے اہل و عیال کے ضروری اخراجات بہم پہنچانے کے لئے کوئی کاروبار کر سکے۔ اس لئے اگر وہ صاحب حیثیت نہیں تو بیت المال سے اس کا گذارہ مقرر کیا جا سکتا ہے۔ حضرت ابوبکر رضؓ ایک بہت بڑے تاجر تھے۔ اور خلافت سے پہلے ہر قربانی کے موقع پر آپ نے اپنا مال پیش کیا۔ غلاموں کو آزاد کرانے میں اسے خرچ کیا۔ بیواؤں اور یتیموں کے روزینے آپ نے مقرر کر رکھے تھے۔ لیکن جب خلافت کا کام آپ کے سپرد ہوا تو آپ اپنی تجارت کو جاری نہ رکھ سکے اس لئے آپ بیت المال سے کسی قدر رقم گذارہ کے لئے لیتے رہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

لقد علم قومی ان حرفتی لم تکن تعجز عن مؤنۃ اھلی و شغلت بامر المسلمین فسیا کل اٰل ابی بکر من ھذا المال

(بخاری کتاب البیوع)

یعنی میری قوم نے جان لیا ہے کہ میں اپنی تجارت کے ذریعہ اپنے اہل و عیال کی پرورش نہیں کر سکتا۔ اور خلافت کے فرائض مجھے اپنے پیشہ تجارت کو جاری رکھنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اس لئے اب میرا خاندان اپنا معمولی گذارہ بیت المال سے حاصل کرے گا۔

تاریخ الخلفاء میں ہے:۔

لما بویع ابوبکر اصبح و علی ساعدہ ابراد و ھو ذاھب الی السوق فقال عمر این ترید قال الی السوق قال اتصنع ماذا و قد ولیت امر المسلمین قال فمن این اطعم عیالی۔ فقال انطلق یفرض لک ابو عبیدۃ فانطلق الی ابی عبیدۃ فقال افرض لک قوت رجل من المہاجرین لیس بافضلھم ولا اوکسھم وکسوۃ الشتاء والصیف اذا اخلقت شیئاً رددتہ واخذت غیرہ ففرضا لہ کل یوم نصف شاۃ و ما کساہ فی الراس والبطن (ص۵۸)

یعنی جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے تو دوسری صبح آپ اپنے کندھے پر کچھ چادریں ڈال کر بازار کی طرف نکلے رستہ میں حضرت عمرؓ ملے انہوں نے فرمایا ابوبکرؓ مسلمانوں کی نگرانی کا کام آپ کے سپرد ہوا ہے۔ اور آپ تجارت کے لئے بازار کو جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر میں یہ کام نہ کروں۔ تو میرے گذارہ کی صورت کیا ہو گی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا آپ بیت المال کے انچارج ابو عبیدہ کے پاس چلیں وہ آپ کا گذارہ مقرر کر دیں گے۔ چنانچہ آپ وہاں تشریف لے گئے۔ ابو عبیدہ نے فرمایا کہ میں آپ کا گذارہ ایک مہاجر کی خوراک کے برابر خوراک مقرر کرتا ہوں۔ گرمی و سردی کے موسموں کے مطابق آپ کو لباس مل جایا کرے گا۔ جب کوئی چیز پرانی ہو جائے تو آپ اسے بدل لیا کریں چنانچہ آپ کا گذارہ نصف بکری کے برابر گوشت روزانہ اور سر اور جسم کے ڈھانکنے کے لئے معمولی لباس مقرر کیا گیا۔

حضرت عمر رضؓ جب خلافت کے بلند مقام پر فائز کئے گئے تو آپ کا بھی روزینہ مقرر کیا گیا۔ وہ کس قدر تھا۔ آپ خود بیان فرماتے ہیں:۔

قال لا یحل لعمر من مال اللہ الا حلتین حلۃ للشتاء وحلۃ للصیف وما حج بہ واعتمر وقوتی وقوت اھلی کرجل من قریش لیس باغناھم ولا یا فقرھم

(تاریخ الخلفاء ص۹۱)

یعنی حضرت عمر رضؓ کے لئے اللہ تعالیٰ کے مال سے صرف اس قدر رقم جائز ہے۔ جس سے وہ اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا ایک ایک لباس گرمی و سردی دونو موسموں کے لئے مہیا کر سکے اور حج اور عمرہ کے اخراجات پورے کر سکے۔ اور قریش کے ایک آدمی کی درمیانی خوراک کے برابر اپنی اور اپنے اہل و عیال کی خوراک۔

اگر کوئی خلیفہ باوجود خلافت کا بوجھ اٹھانے کے اپنے علیحدہ ذرائع آمد رکھتا ہے تو وہ انہیں استعمال میں لا سکتا ہے۔ اور اس طرح بیت المال کی مدد سے بے نیاز ہو سکتا ہے۔ یا پھر اپنے زائد اخراجات کو اس سے پورا کر سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضؓ کے متعلق آتا ہے۔

کان عمر یتجر وھو خلیفۃ

(تاریخ الخلفاء ص۹۲)

یعنی آپ خلافت کے فرائض سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ تجارت بھی کر لیا کرتے تھے۔

(۱۰)

قرآنی الفاظ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ ایک وقت میں صرف ایک خلیفہ ہو سکتا ہے ایک سے زیادہ خلفاء نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اس آیت میں مسلمانوں سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے بعض افراد کو اسی طرح خلافت کے بلند مقام پر فائز کرے گا۔ جس طرح کہ اس نے پہلے لوگوں میں سے بعض کو خلیفہ بنایا۔ اب اگر پہلی قوموں میں ایک وقت میں صرف ایک خلیفہ بنا تھا۔ . . . . . . . . .

. . . . . . . . . . . . . . . . .

. . . . . . . . . . . . . . . . .

. . . . . . تو لازماً اس امت میں بھی ایک ہی خلیفہ بنے گا۔ اور اگر پہلی اقوام میں یک وقت دو یا دو سے زائد خلفاء بنے تھے۔ تو ہی امت میں ایک سے زائد خلفاء کے تقرر کا سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ اور یہ بات تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ پہلی قوموں میں ہر نبی کا ایک وقت میں ایک ہی خلیفہ بنا تھا۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت یوشع علیہ السلام خلیفہ بنے۔ لہٰذا اس امت میں بھی جب کسی خلیفہ کے تقرر کا سوال ہو گا تو ایک وقت میں صرف ایک فرد ہی اس مقام پر فائز ہو سکے گا۔

پھر ایک دفعہ جو خلیفہ بن جائے۔ اس کی اطاعت جماعت کے ہر فرد پر لازم ہے کیونکہ جو شخص منتخب خلیفہ کا انکار کریگا یا اس کے مقابل پر خود خلافت کا دعویدار ہو گا یا کسی اور کو خلافت کے مقام پر کھڑا کرنا چاہے گا۔ وہ قرآنی وعید من کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون کا مورد ہو گا۔ یعنی وہ ایمان سے محروم ہو جائے گا۔ اور فاسق قرار پائے گا۔ اور اگر وہ اپنے فعل سے توبہ نہیں کرے گا۔ تو نہ صرف ایمان سے بالکل محروم ہو جائے گا۔ بلکہ اخلاق فاضلہ کو بھی ہاتھ سے چھوڑ دے گا۔ اور حیا و شرم سے اسے دور کی نسبت بھی نہ رہے گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا فتویٰ ہے۔ کہ خلافت کے منکر اور منتخب خلیفہ کے مقابل پر خلافت کے مدعی سے کلی طور پر قطع تعلق کر لیا جائے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضؓ کی بیعت کے وقت جب سعد بن عبادہ نے جسے مسلمانوں کے ایک فریق نے خلافت کے لئے امیدوار کے طور پر پیش کیا تھا آپ کی بیعت سے انکار کیا۔ تو حضرت عمرؓ نے اس کے متعلق فرمایا:۔

اقتلوہ (طبری جلد ۳)

یعنی سعد سے قطع تعلق کر لو چنانچہ صحابہ ان سے بالکل تعلق نہیں رکھتے تھے۔

اسی طرح صحیح مسلم میں ہے:۔

اذا بویع الخلیفتین فاقتلوا الآخر منھما۔

(کتاب الامارۃ)

یعنی جب ایک وقت میں دو خلیفوں کی بیعت کر لی جائے تو ان میں وہی خلیفہ خلافت کے مقام پر فائز رہنے کا حقدار ہے جس کی پہلے بیعت کی گئی ہے دوسرے خلیفہ کے متعلق ارشاد ہے کہ اس سے قطع تعلق کر لیا جائے ✣ (بشکریہ "خالد" ربوہ)

---

# اسلامی معاشرہ کو پاکیزہ ہونا چاہیئے!

اسلام اپنے ماننے والوں کو اعلیٰ اخلاق سکھاتا ہے اور پاکیزہ زندگی کی تلقین کرتا ہے نیز ایسے احکام جاری کرتا ہے کہ بدی جڑ سے کٹ جائے۔ فحش کلامی۔ گالی گلوچ اور عیب چینی ایسے بُرے امور میں داخل ہیں ان سے معاشرہ خراب ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم نے اسی لئے یہ ہدایت فرمائی۔ ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب (الحجرات ۲۶ پ)

کہ ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ۔ اور بُرے القاب سے باہم مت پکارو۔ نیز خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ جو شخص ایمان اختیار کرتا ہے اور ان باتوں سے باز نہ آئے گا اور توبہ نہیں کرے گا فاولٰئک ھم الظالمون۔ تو وہ لوگ ظالم ہوں گے جو خدا کی ہدایت کی خلاف ورزی کرنے والے ہوں گے۔ اس سے ظاہر ہے کہ عیب چینی اور گالی گلوچ اسلامی معاشرہ کو خراب کرنے والے ہیں جس سے مومنین کو اجتناب کرنا ضروری ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلم کا گالی دینا اسے فاسق بناتا ہے۔ اسی طرح حدیث شریف میں آتا ہے۔ ہر دو گالی گلوچ کرنے والوں میں سے اگر مظلوم نے زیادتی نہیں کی تو اس کا بوجھ اور گناہ ابتداء کرنے والے پر ہے۔ نیز ایسے ہی مواقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"الذی یملک نفسہ عند الغضب" کہ شریعت میں وہ پہلوان ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ اسلامی معاشرہ کو پاکیزہ بنانے کے لئے اپنے کردار کو نیک اور اچھا بنائیں اور ماحول کو پاک رکھیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

---

# تحریک جدید اور تبلیغ اسلام

ہم سب پر فریضہ تبلیغ اسلام ادا کرنا واجب ہے۔ تحریک جدید ہماری طرف سے اس فریضہ کو بطریق احسن سرانجام دے کر خدائی نوشتوں کو پورا کرنے کے لئے پوری کوشش کر رہی ہے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"تبلیغ کے لئے کوشش کرنا ہمارا فرض ہے اور ہم اپنے اس فرض کو ہمیشہ ادا کرتے رہیں گے لیکن آپ لوگ مت سمجھیں کہ آپ خدائی تقدیر کو پورا کرنے سے روک سکتے ہیں۔ خدا کی تقدیر ایک دن پوری ہو کر رہے گی اور یہ سلسلہ تمام زمین پر پھیل جائے گا۔ کوئی نہیں جو اس سلسلہ کو پھیلنے سے روک سکے۔ میں آسمان کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں۔ میں زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں۔ میں ہوشیار کی ایک ایک اینٹ کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ یہ سلسلہ دنیا میں پھیل کر رہے گا۔ اگر لوگوں کے دل سخت ہوں گے تو فرشتے ان کو اپنے ہاتھ سے ملیں گے۔ یہاں تک کہ وہ نرم ہو جائیں اور ان کے لئے احمدیت میں داخل ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہے گا۔"

تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ تحریک جدید کے ساتھ پورا پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور جلد از جلد اپنے وعدے کی رقم ادا فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

---

# احباب محتاط رہیں!

ایک لڑکا اکہاری جسم چھوٹی چھوٹی داڑھی نام سعید انور ولد لعل حسین کے متعلق دروغ گوئی اور مکاری کی شکایت ثابت ہے۔ اور بعض احباب کو اس نے دھوکہ دے کر روپیہ بٹورنے کی کوشش کی ہے۔ جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سے محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

---

# درخواستہائے دُعا

(۱) مشتاق احمد صاحب ساکن وڈیرہ آباد ضلع گوجرانوالہ بوجہ اپریشن جنرل ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ (۲) چوہدری مہر الدین صاحب (آف شکل باغبانان) پریذیڈنٹ جماعت مقام پولادر کان پیشاب کی روک کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

---

# بیمار پرسی

کے متعلق

## آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان

بخاری شریف کی حدیث ہے۔ "ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! بیماروں کی بیمار پرسی کرو۔ اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔ قیدیوں کو چھڑایا کرو۔"

بخاری کی دوسری حدیث ہے کہ "ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کی بیمار پرسی کرتے تو اس کو یوں فرماتے۔ کوئی فکر کی بات نہیں خدا چاہے تو تو اچھا ہو جائے گا۔"

انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ بیمار پرسی کے لئے مریضوں کے ہاں جانے کو اپنی عادت بنالیں اور اللہ تعالیٰ سے اجر پائیں۔ اور نادار مریضوں کی خود بھی امداد کریں اور دوسروں کو بھی ان کی امداد کی تحریک کرتے رہیں۔

(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

---

# حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

## ایک ضروری ارشاد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"سلسلہ تم سے سارا مال نہیں مانگتا۔ لیکن تم سے یہ خواہش ضرور کرتا ہے کہ تم اپنے مالوں اور پیشوں میں ایسے طور پر ترقی کرو کہ اس سے سلسلہ کو فائدہ پہنچے۔ مثلاً ایک تاجر اگر سلسلہ کو فائدہ پہنچانے کی خواہش رکھتا ہے تو وہ ایسا کر سکتا ہے کہ کسی احمدی کو اپنے ساتھ ملا کر تجارت کا کام سکھا دے۔ جب وہ کام سیکھ جائے گا تو وہ دوسری جگہ اپنا کام چلا سکے گا۔ اس طرح کام کرنے سے جماعت کو بہت تقویت پہنچے گی۔ ہماری جماعت مذہبی جماعت ہے اس میں قومی جذبہ زیادہ شدت کے ساتھ موجود ہونا چاہیئے۔ ہم تو دنیا دار لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ بھی اپنی خدمات اپنی قوم کی طرف منتقل کر دیتے ہیں۔"

(الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۶۰ء)

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کے پیش نظر جماعت کے تجار کا فرض ہے کہ اپنے بعض دوسرے بھائیوں کو فن تجارت سکھلائیں۔ اسی طرح سے پیشہ ور حضرات کا فرض ہے کہ دوسرے احمدیوں کو اپنے پیشے سکھلائیں۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ خاص طور پر مندرجہ بالا امور کا اپنی اپنی مجالس میں انتظام کریں اور ماہانہ رپورٹوں میں اس کا معین اعداد و شمار کے ساتھ تذکرہ کیا کریں۔

(مہتمم صنعت و حرفت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

---

# ریلوے میں کلرکوں کی ضرورت

اسامیاں ۲۶ فرسٹ گریڈ کلرک ملتان ڈویژن تنخواہ ۶۰ — ۱۲۰ الاؤنس علاوہ شرائط:۔ باشندہ مغربی پاکستان۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ سپیڈ ٹائپ ۳۰۔ عمر ۱۸ تا ۲۵ باشندگان آزاد کشمیر، قبائلی علاقہ ریاستہائے و متعلقین ملازمین ریلوے کیلئے خاص مراعات درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں معرفت دفتر روزگار بنام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان ۲۵/۶/۶۰ تک (پ۔ٹ ۵/۶۰ ۲۳)

(ناظر تعلیم ربوہ)

---

# قابل تقلید نمونہ

محترم بختیار احمد خان صاحب کیشیئر گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس پشاور وصیت نمبر ۱۵۱۸۶ نے یکم مئی ۱۹۶۰ء سے ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۸ حصہ کی وصیت کر دی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

# جون ۶۰ء میں

## آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

مہربانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیا کریں۔ وی۔ پی کا انتظار نہ کیا کریں۔ مندرجہ ذیل احباب کے نام وی۔ پی کئے جا رہے ہیں۔ براہ کرم وصول کر کے مشکور فرما دیں۔ مندرجہ تاریخ اصل تاریخ سے دس دن قبل کی ہے۔

(منیجر الفضل)

| خریداری نمبر | نام خریدار | چندہ ختم ہونے کی تاریخ |
|---|---|---|
| ۲۶۱۹ | السید ارتضیٰ علی صاحب | یکم جون ۶۰ء |
| ۱۹۵۱ | سید لال شاہ صاحب | // |
| ۴۹ | قریشی احمد شفیع صاحب | // |
| ۲۶۰۴ | خان بشیر احمد صاحب | // |
| ۲۶۱۰ | میاں عبدالحمید صاحب | // |
| ۲۳۷۶ | والدہ صاحبہ غلام معین الدین صاحب چغتائی | // |
| ۲۷۷۴ | بیگم جاوید نوشہرہ | // |
| ۲۵۳۲ | چوہدری عبدالمتین صاحب | // |
| ۶۳۴ | حکیم محمد نذیر صاحب | ۲ جون |
| ۲۶۰۶ | چوہدری عبدالحفیظ صاحب | // |
| ۲۶۰۷ | چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ | // |
| ۲۶۰۳ | // عصمت اللہ خانصاحب | // |
| ۱۳۲ | ناصر حق اینڈ کمپنی خانپور | // |
| ۷۶۹ | ملک عمر علی صاحب | // |
| ۲۶۴۱ | ایم۔ اے رشید صاحب | // |
| ۲۶۱۱ | سید خالد حسین شاہ صاحب | // |
| ۲۶۰۸ | ایم صدیق بیگ صاحب | // |
| ۳۰۸۵ | چوہدری فضل الرحمان صاحب | // |
| ۴۲۱ | اسلم جنرل سٹور قصور | ۳ جون |
| ۴۱۸ | چوہدری غلام سرور صاحب ملک | // |
| ۲۴۲۵ | ایم۔ موسیٰ رضا اینڈ سنز | // |
| ۵۶ | میاں عزیز حسین صاحب بی اے | // |
| ۹۱۰ | سردار احمد صاحب | ۴ جون |
| ۲۷۱۸ | عبدالرشید صاحب کھوکھر | // |
| ۳۲۵۷ | قاضی نذیر احمد صاحب | // |
| ۲۴۲۹ | بیگم صاحبہ نواب قمر سردار خان صاحب | ۵ جون |
| ۲۷۰۱ | چوہدری محمد یوسف صاحب | // |
| ۲۶۲۶ | رشید احمد خانصاحب | // |
| ۶۷ | شیخ اسلام باری صاحب | // |
| ۲۶۲۷ | مسز خورشید اسمٰعیل صاحب | // |
| ۶۳۹ | عاشق محمد خانصاحب | // |
| ۲۸۳۸ | محمد اسحٰق صاحب ہاشمی | // |
| ۱۳۱ | محمد ابراہیم صاحب | ۶ جون |
| ۲۲۰۷ | مرزا مبارک احمد صاحب | ۶ جون |
| ۹۷۴ | سید محبوب علی شاہ صاحب | // |
| ۳۱۹۷ | محمد عبداللہ صاحب | // |
| ۲۷۸۷ | علی محمد صاحب اجمیری | // |
| ۲۷۸۴ | کرنل نصر اللہ خانصاحب | // |
| ۲۸۷۷ | اقبال احمد صاحب ناصر | // |
| ۲۶۰۲ | محمد اشرف صاحب | ۷ جون |
| ۱۹۱۳ | میاں نواب دین صاحب احمدی | // |
| ۱۳۹۷ | پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ فتح پور | // |
| ۲۹۳۶ | چوہدری مقبول احمد صاحب | // |
| ۳۰۵۴ | چوہدری شریف احمد صاحب | // |
| ۳۱۹۸ | میاں سلطان بخش صاحب | // |
| ۳۲۹۸ | بشیر الدین سلیم صاحب | // |
| ۷۷۵ | جمیل جی صاحب | ۸ جون |
| ۲۱۸ | شیخ عظیم الدین صاحب | // |
| ۲۵۳۸ | چوہدری فیض احمد صاحب | // |
| ۳۲۰۶ | چوہدری نسیم احمد صاحب بھٹی | // |
| ۲۴۴۲ | مولوی کرم الٰہی صاحب | // |
| ۱۹۶۹ | چوہدری احمد علی خانصاحب | ۹ جون |
| ۵۰۶ | ملک عبدالجبار خانصاحب | ۱۰ جون |
| ۲۲۲۲ | مرزا سردار محمد صاحب | // |
| ۱۸ | ایم۔ محمد یوسف صاحب | // |
| ۱۹۱۷ | دی۔ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری | // |
| ۲۶۹۶ | سید بشیر احمد صاحب جیلانی | // |
| ۳۲۱۱ | ایم۔ نواب الدین صاحب | // |
| ۲۶۳۷ | مرزا صالح علی صاحب | // |
| ۲۲۷۳ | عبدالوحید خاں صاحب | ۱۱ جون |
| ۶۱۳ | چوہدری ضیاء الدین صاحب صوبیدار | // |
| ۳۲۱۶ | کیپٹن نواب علی صاحب | // |
| ۲۴۹۷ | محمد ہاشم خانصاحب درانی | // |
| ۱۶ | ملک سراج الدین صاحب | ۱۲ جون |
| ۵۴۳ | میاں اللہ دتہ صاحب احمدی کی زرگہ | // |
| ۲۹۳۲ | چوہدری غلام سرور خاں صاحب | // |
| ۲۵۸۶ | شیخ مبارک احمد صاحب | // |
| ۲۷۱۲ | عبدالسلام صاحب | ۱۲ جون ۶۰ء |
| ۶۳۶ | عبدالوہاب۔ محمد عبداللہ صاحبان دکاندار | ۱۳ جون ۶۰ء |
| ۳۹۲ | چوہدری بشیر احمد صاحب ومحمد دین صاحب | ۱۴ // |
| ۲۶۴۶ | حکیم نور محمد صاحب | // // |
| ۲۶۵۰ | چوہدری غلام نبی صاحب | ۱۵ جون ۶۰ء |
| ۲۶۵۱ | عبدالغفور صاحب | // // |
| ۳۹۸ | میجر سید مقبول احمد صاحب | // // |
| ۲۶ | چوہدری محمد شریف صاحب | // // |
| ۲۲۳۲ | چوہدری رحمت علی صاحب | // // |
| ۳۰۲۷ | محمد اقبال صاحب | // // |
| ۳۰۰۱ | مرزا رحمت اللہ صاحب | // // |
| ۲۴۵۸ | حکیم عبدالرحمٰن صاحب | // // |
| ۲۵۵۸ | چوہدری تاج الدین صاحب | ۱۶ جون ۶۰ء |
| ۲۶۳۵ | خان فضل محمد خانصاحب | // // |
| ۳۰۳۲ | ایم اعجاز خاں صاحب بی۔ ایس سی | // |
| ۲۸۰۱ | ڈاکٹر کیپٹن عبدالرحیم صاحب | // |
| ۳۲۶۸ | محمد مظہر الحق صاحب | // |
| ۷۳۹ | چوہدری فضل الرحمٰن صاحب | ۱۷ جون ۶۰ء |
| ۲۹۳ | چوہدری عبدالقادر صاحب احمدی | // |
| ۱۹۳۵ | ماسٹر عبداللہ خانصاحب | // |
| ۱۴۲۳ | چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نمبردار | ۱۸ جون ۶۰ء |
| ۲۱۷۴ | لیفٹیننٹ چوہدری عبدالحق صاحب احمدی | // |
| ۲۱۱۴ | امان اللہ صاحب سیال | // |
| ۸۶۴ | محمد شریف احمد صاحب | ۱۹ جون ۱۹۶۰ء |
| ۲۴۱۰ | عنایت اللہ صاحب بٹ | // |
| ۲۲۶۴ | صوبیدار مرزا غلام حسین صاحب | // |
| ۳۶۷ | چوہدری نصیر احمد خانصاحب | // |
| ۲۹۴۱ | چوہدری محمد اسحٰق صاحب | // |
| ۳۸۴ | سیدہ شاہ جہان بیگم صاحبہ | ۲۰ جون ۶۰ء |
| ۲۶۹۰ | غلام محمد حیات محمد صاحبان | // |
| ۲۶۷۴ | چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ | // |
| ۶۵۵ | سارجنٹ الطاف الرحمٰن صاحب | // |
| ۲۶۵۹ | چوہدری عبدالغنی صاحب | // |
| ۲۲۷۷ | محمد افضل صاحب | // |
| ۶۲ | چوہدری عبدالغنی صاحب | // |
| ۲۶۸ | چوہدری حبیب دین صاحب احمدی | ۲۰ جون ۶۰ء |
| ۱۳۸ | ڈاکٹر مظفر دین صاحب | // |
| ۱۰۴ | مشتاق عالم صاحب | // |
| ۲۵۸۳ | ذوالفقار احمد صاحب | // |
| ۲۶۶۱ | چوہدری محمد نواز صاحب | // |

(باقی)



## اعانت الفضل

مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب چک ۱۵۸ ٹی۔ ڈی۔ اے نے کسی مستحق کے نام اخبار جاری کرنے کے لئے ۵/ روپے بھجوائے ہیں۔ احباب جماعت ان کی دینی و دنیوی ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔

(منیجر الفضل)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور پتہ خوشخط لکھا کریں (منیجر)

## ”یوم خلافت“ کے موقع پر ربوہ میں عظیم الشان جلسہ

(بقیہ صفحہ اول)

قائم فرمائے گا اور اس کے ذریعہ سے دین کو تمکنت اور غلبہ بخشے گا۔ اور اس طرح آپ کا مشن پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔ مکرم پروفیسر صاحب کے بعد حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ایک مخلص اور بزرگ صحابی حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے چشم دید حالات بیان کئے اور بتایا کہ کس طرح خاص خدائی ارادے اور مشیئت کے تحت اور حضور علیہ السلام کی وصیت کے عین مطابق متفقہ طور پر جماعت میں حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ منتخب ہونے سے نظام خلافت قائم ہوا۔ بعد ازاں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات اور خلافت اولیٰ کے قیام کے واقعات پر ایک نہایت پُر اثر تقریر فرمائی۔ آپ نے واضح کیا کہ خلافت اولیٰ کے کارناموں میں سے ایک بہت بڑا کارنامہ یہ ہے کہ حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت کی اہمیت کو جماعت پر واضح فرمایا۔ اور اسے مستحکم بنیادوں پر قائم کرکے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ نظام خلافت کے ساتھ وابستہ رہنا اور کامل اطاعت و فرمانبرداری کا نمونہ دکھاتے ہوئے دین کے لئے قربانیاں کرنا ازبس ضروری ہے۔ ازاں بعد مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر نے ”خلافت کے دوام کے متعلق ہمارا عہد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشادات“ کے موضوع پر تقریر فرمائی اور آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی معرکۃ الآراء تقریر ”منصب خلافت“ کا ایک طویل اقتباس پڑھ کر سنایا۔ آخر میں صدر جلسہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حاضرین سے خطاب فرمایا آپ کی تقریر کا موضوع تھا ”خلافت کے متعلق غیر مبائعین کے شبہات کا ازالہ“ آپ نے ثابت فرمایا کہ آج غیر مبائعین کی طرف سے خلافت کے متعلق جتنے بھی شبہات ظاہر کئے جاتے ہیں۔ ان سب کا ازالہ اس بیان میں موجود ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے انتخاب کے وقت جاری ہوا تھا۔ اور جس پر خود غیر مبائعین کے اپنے اکابرین نے دستخط کئے تھے آپ نے فرمایا اس لحاظ سے ۲۷ رمئی کا دن ہمارے اور غیر مبائعین کے درمیان یوم الفرقان کی حیثیت رکھتا ہے۔ آج کے دن ۵۲ سال قبل حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پوری جماعت نے بالاتفاق خلیفہ تسلیم کرکے اس امر پر مہر تصدیق ثبت کی تھی کہ جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات مندرجہ الوصیت کے مطابق اسی طرح خلافت جاری ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جاری ہوئی تھی۔

صاحب صدر کی اس ٹھوس اور پُر مغز تقریر کے بعد عزیز محمد یٰسین ابن محمد یعقوب صاحب کاتب الفضل نے ”دُرِّ عدن“ میں سے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم ”تحریک دعائے خاص“ نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں صاحب صدر نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح سوا نو بجے کے قریب یہ بابرکت جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ دوران جلسہ میں ریاض احمد صاحب نے خلافت کے موضوع پر مکرم میر اللہ بخش صاحب تسنیم کی نظم اور ظفر محمد صاحب نے محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ نیز

## یوم خلافت کے موقعہ پر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں انعامی تقریری مقابلہ

ربوہ ۲۸ رمئی۔ کل مورخہ ۲۷ رمئی کو یوم خلافت کے موقع پر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے زیر اہتمام نماز مغرب کے بعد مسجد نور میں ایک انعامی تقریری مقابلے کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں صدارت کے فرائض مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر نے ادا کئے۔ اس مقابلے میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے علاوہ تعلیم الاسلام کالج اور جامعہ احمدیہ کے طلبہ نے بھی حصہ لیا۔ ہر طالب علم کو ”خلافت کی ضرورت اور اس کی اہمیت اور برکات“ پر تقریر کرنا تھی۔ ہائی سکول، کالج اور جامعہ کے لئے علیحدہ علیحدہ معیار مقرر تھا۔ منصف صاحبان کے فیصلے کے مطابق ہائی سکول کے مقررین میں سے جاوید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد علی صاحب بی اے۔ بی ٹی اوّل قرار پائے کالج کے مقررین میں سے اوّل پوزیشن عطاء المجیب صاحب ابن محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے حاصل کی۔ جامعہ احمدیہ کے عبدالسمیع صاحب کو سپیشل انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ مقابلے میں مجموعی لحاظ سے عطاء المجیب صاحب ٹی آئی کالج اوّل۔ جاوید احمد صاحب ٹی آئی ہائی سکول دوم اور منصور احمد صاحب ٹی آئی ہائی سکول سوم قرار پائے۔

منصفی کے فرائض مکرم چوہدری محمد شریف صاحب خالد پروفیسر ٹی آئی کالج ربوہ اور مکرم مسعود احمد صاحب نائب ایڈیٹر الفضل نے ادا کئے۔

(م) مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل نے خلافت کے موضوع پر ایک تازہ نظم پیش کی جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

## ترکیہ میں فوجی انقلاب

(بقیہ صفحہ اول)

تمام جلسوں اور جلوسوں کی ممانعت کر دی ہے اس نے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ ترکیہ اقوام متحدہ نیٹو سینٹو اور دوسرے معاہدوں اور سمجھوتوں کا بدستور پابند رہے گا۔ کمیٹی نے ترک عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ پرسکون رہیں۔ انہوں نے اقتدار محض اس لئے اپنے ہاتھ میں لیا ہے کہ ملک کو خانہ جنگی سے بچایا جائے